167116 - بوڑھے والدين كى خدمت كے ليے شادى نہ كرنا

سوال

ايك اكيس برس كى مسلمان لڑكى كے ليے افضل كيا ہے آيا وہ شادى كرے يا كہ اپنى زندگى بوڑھے والدين كى خدمت كے ليے وقف كر دے، كيونكہ اس كے دونوں بھائى ابھى بہت چھوٹى عمر كے ہيں اور انہيں مالى اور تعليمى معاونت كى بھى ضرورت ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بلاشك و شبہ والدين كى خدمت كرنا بہت بڑا اجر و ثواب كا كام ہے، اور جنت كے وسيع ترين دروازے ميں شامل ہوتا ہے.

عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كرتے ہوئے عرض كيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم سب سے افضل عمل كونسا ہے ؟

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

نمازوں كى بروقت ادائيگى.

ميں نے عرض كيا: اس كے بعد پھر كونسا عمل ؟

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

پھر والدين كى خدمت كرنا.

ميں نے عرض كيا: پھر كونسا عمل ؟

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

اللہ كى راہ ميں جھاد كرنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2782) صحیح مسلم حدیث نمبر (85).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (145627) کے جواب کا مطالعہ کریں.

جب والدین کی اطاعت و فرمانبرداری سب سے زیادہ وسیع دروازہ اور اللہ سبحانہ و تعالی کی رضا و خوشنودی کا حصول ہے؛ تو بلاشك و شبہ عفت و عصمت یعنی اپنے آپ کو غلط کاری سے محفوظ رکھنا اور پاکباز بنانا بھی سب سے اہم چیز ہے جس کی آدمی کو حرص رکھنی اور کوشش کرنی چاہیے خاص کر جب وہ جوانی کی عمر میں ہو اور پھر جہاں فتنہ و فساد بھی زیادہ پایا جائے، اور آدمی اپنے آپ کو فتنہ میں پڑنے کا ڈر رکھے.

ظاہر تو یہی ہوتا ہے اور اس کا بہت تجربہ بھی ہے کہ جو سوال میں بیان کیا گیا ہے وہ دونوں چیز آپس میں تعارض نہیں رکھتیں؛ بلکہ دونوں کا اکٹھا کرنا ممکن ہے کہ انسان شادی بھی کرے اور والدین کی خدمت بھی.

لہذا والدین کی ضروریات پوری کرنا اور ان کی دیکھ بھال اور خدمت کرنا اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور بہتر سلوك کرنا اس بات کا محتاج نہیں کہ آپ اپنی زندگی ان کے لیے وقف کر دیں، اور پھر آپ تو جوانی کی عمر میں ہیں؛ صرف یہ دیکھیں کہ آپ کے والدین کو کس چیز کی ضرورت ہے اگر انہیں آپ کی خدمت کی ضرورت ہے اور وہ خود اپنی دیکھ بھال نہیں کر سکتے اور آپ کے چھوٹے بھائی ان کی خدمت نہیں کر سکتے تو آپ سے مطلوب یہی ہے کہ آپ کوئی ایسا خاوند تلاش کریں جو آپ کو اپنے والدین کی خدمت کی اجازت دے.

آپ ایسا خاوند اختیار نہ کریں جو آپ کو آپ کے علاقے اور شہر سے کہیں اور لے جائے، بلکہ اس کے بدلے ایسا خاوند اختیار کریں جو اسی علاقے اور شہر کا رہنے والا ہو اور اس کا گھر آپ کے والدین کے گھر کے جتنا زیادہ قریب ہو یہ بہتر اور افضل ہے، تا کہ آپ آسانی سے اپنے والدین کی ضروریات کا خیال رکھ سکیں اور ان کی خدمت کر سکیں.

آپ ایسا خاوند اختیار کریں جو اخلاق حسنہ کا مالك ہو اور نرم طبیعت کا مالك ہو تا کہ آپ کی والدین کی خدمت میں آپ کا ممد و معاون بن سکے اور آپ کو ایسا کرنے سے منع نہ کرے.

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ اگرچہ والدین بڑی عمر کے ہیں لیکن اکثر طور پر روزانہ ان کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہو سکتی بلکہ آپ معاملات کو منظم و مرتب کریں تا کہ ان کا بہتر طریقہ سے خیال رکھا جا سکے.

بہر حال ہمارے خیال کے مطابق تو ان تفاصیل کو منظم اور مرتب کرنا ممکن ہے، اور ان شاء اللہ بہت آسان بھی ہے.

اور اگر انہیں مالی معاونت کی بھی ضرورت ہے یا آپ کے بھائیوں کو مالی معاونت کی ضرورت ہے، تو آپ بقدر استطاعت ان کی معاونت کر سکتی ہیں، اگر آپ ملازمت کرتی ہوں تو اپنی تنخواہ سے والدین اور بھائیوں کو کچھ رقم

دے دیں، اور آپ کو حق ہے کہ اپنے خاوند سے شادی کے وقت شرط رکھیں کہ وہ آپ کو ملازمت کرنے سے نہیں روکےگا اور آپ کو اپنے والدین اور بھائیوں کی معاونت سے منع نہیں کریگا.

اور اگر فرض کریں کہ شادی کے بعد آپ کا اپنے والدین اور بھائیوں کا مالی تعاون کم ہو جاتا ہے، تو امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی ان کے لیے رزق کے دروازے کھول دے اور نعم البدل عطا فرما دے.

اور اگر وہ آپ کے چھوٹے بھائیوں کو تعلیم نہیں دلوا سکتے چاہیے آپ کی معاونت کے علاوہ کہیں اور سے بھی معاونت حاصل ہونے کے باوجود تعلیم نہ دلوا سکیں تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ آپ کی شادی اور آپ کا اپنے نفس کو عفت عصمت والا بنانا آپ کا اپنے بھائیوں کی تعلیم میں معاونت کرنے پر مقدم ہے آپ کا شادی کرانا افضل اولی اور بہتر ہے.

یہ علم میں رکھیں کہ جب بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالی بھی اپنے بندے کی مدد فرماتا ہے، تو پھر جب آپ اپنے سگھے بھائیوں اور والدین کی مدد کرنے کا عزم رکھتی ہیں تو اللہ کی مدد ضرور شامل حال ہوگی.

ہمارا خیال نہیں بلکہ ہمیں یقین ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو اپنے فضل و کرم سے اپنے والدین کی خدمت کرنے کا موقع دےگا اور کبھی محروم نہیں کریگا، اور آپ کے لیے ہر مشکل اور تنگی سے آسانی پیدا فرمائیگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اور جو کوئی بھی اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے ہی رہےگا، اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایك اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 ـ 3).

واللہ اعلم.